جلد ۲۶ | ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۲۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ مئی - حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بخار - سر درد - اور ضعف کے باعث علیل ہے - بطور علاج آپ کو مسہل دیا گیا - احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں ::

۲۴ مئی کو ایمپائر ڈے کے سلسلہ میں مرکزی دفاتر اور سکول بند رہے ::

صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرسٹ پروفیشنل ایم - بی - بی ایس کا امتحان لاہور میں دے کر آ گئے ہیں - احباب کامیابی کے لئے دعا کریں -

جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس ۲۵ مئی سے کھل گئی ہے ::

۲۵ مئی سے محلہ دار الرحمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام رات کو دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا گیا ہے - اب تک دس اصحاب شامل ہو چکے ہیں ::

آج بعد نماز مغرب مسجد محلہ دار الرحمت میں مجلس خدام الاحمدیہ کا جلسہ زیر صدارت مولوی قمر الدین صاحب منعقد ہوا جس میں سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا مضمون "جماعت احمدیہ سے قربانی کا مطالبہ" پڑھ کر سنایا - اور صاحب صدر نے تقریر کی - آخر میں ممبران سے دین کے لئے ہر قربانی کرنے کا عہد لیا گیا ::

سید محمد اسمٰعیل صاحب سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن کا پوتا اور نواسی ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں - دعائے صحت کی جائے ::

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تین خوشیاں

"میرے دل میں تین خوشیاں ہیں - جو میرے لئے دنیا اور آخرت میں بس ہیں :-

۱ - ایک یہ کہ میں نے اُس سچے خدا کو پا لیا ہے - جو درحقیقت خدا ہے - جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی جھکتا ہے - جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے

۲ - یہ کہ اس کی رضامندی میں نے اپنے شامل حال دیکھی ہے - اور اس کی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے ::

۳ - تیسرے یہ کہ میں نے دیکھا ہے - اور تجربہ کیا ہے کہ وُہ عالم الغیب ہے - اور ایسا کامل رحیم ہے - کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے - اور خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے - جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وُہ قدیر ہے - جس کی تکلیف کو راحت کے ساتھ بدلنا چاہے - ایک دم میں بدل سکتا ہے - یہ تین صفتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہیں "۔ (بدر ۲۰ دسمبر ۱۹۰۶ء)

اپنی نیتوں کو صاف کرو

"تم اپنی نیتوں کو صاف کرو - اللہ تعالیٰ کو رضامند کرو دعاؤں میں لگے رہو - اور دین کی اشاعت کے لئے دعا کرو - یہ منع نہیں ہے - کہ خدا تعالیٰ نے جس قسم کی استعداد اور مناسبت معاش کے لئے دی ہے - اس سے کام لو - زراعت ہو - یا ملازمت یا تجارت کرو - مگر یہ نہیں کہ اس کو مقصود بالذات سمجھ کر دل اس سے لگا لو"۔ (بدر ۱۳ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

توکّل علی اللہ

"کسی دشمن کا ذکر تھا - کہ وُہ شر کرے گا - اور حضور کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرے گا - اس پر فرمایا - ہم اس بات سے کب ڈرتے ہیں - وُہ بے شک کرے - بلکہ ہم خوش ہیں - کہ وُہ ایسا کرے - کیونکہ ایسے ہی موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے نشانات دکھلاتا ہے - ہم خوب دیکھ چکے ہیں - کہ جب کبھی کسی دشمن نے ہمارے ساتھ بدی کے واسطے منصوبہ کیا - خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اس میں سے ایک نشان ہماری تائید میں ظاہر فرمایا - ہمارا بھروسہ خدا پر ہے - انسان کچھ چیز نہیں"۔ (بدر ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۶ء)

دست در کار و دل با یار

"فرمایا - ترک دنیا کے یہ معنے نہیں ہیں - کہ انسان سب کام کاج چھوڑ کر گوشہ نشینی اختیار کرے - ہم اس بات سے منع نہیں کرتے - کہ ملازم اپنی ملازمت کرے - اور تاجر اپنی تجارت میں مصروف رہے - اور زمیندار اپنی کاشت کا انتظام کرے لیکن ہم یہ کہتے ہیں - کہ انسان کو ایسا ہونا چاہیئے - کہ دست در کار و دل با یار - انسان خدا تعالیٰ کی رضامندی پر چلے - کسی معاملہ میں شریعت کے برخلاف کوئی کام نہ کرے - جب خدا مقدم ہو - تو اسی میں انسان کی نجات ہے"۔ (بدر ۱۵ نومبر ۱۹۰۶ء)

سندھ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی واپسی کے متعلق اطلاع

کنری (سندھ) ۲۶ رمئی حسب ذیل تار پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا موصول ہوا ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ معہ خدام ۲۹ رمئی کی رات کو کراچی میل سے قادیان کے لئے روانہ ہوں گے۔ اور ۳۰ رمئی بروز ہفتہ شام کو لاہور پہنچیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

قطعات تاریخہائے وفات

از شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ

(۱)

زدار الامان مادرِ بشیر محمد — بدار الجنان حالیا در رسیدہ
پے سالِ رحلت درین زندگانی — بشاراتِ جنت ز رضواں شنیدہ
۱۳۵۷

(۲)

در معرکۂ ایماں بنگر کہ بشیر احمد — جاں نذر خدا کردہ بر دین فدا آمد
تاریخ وصالِ او مے جُست دلِ مظہر — اُدْ قَرَبَ قُرْبَانًا از غیب ندا آمد
۱۳۵۷

(۳)

جوانِ مخلص ممتاز عبد قادر ما — کہ بود سر بسر از نور اتقا معمور
چو اُو زِ مغفرتِ خاص بہرہ ور آمد — سروش از پے تاریخ گفت المغفور
۱۳۵۷

انتخاب عہدہ داران کے متعلق ضروری اعلان

انتخاب عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے سلسلہ میں جماعت ہائے احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد سے قبل ازیں بذریعہ اعلان اطلاع دی جاچکی ہے۔ کہ ایک حلقہ کے قاضی کے عہدہ کے لئے جس دوست کا انتخاب کیا جائے۔ اس حلقہ کا کوئی انتظامی عہدہ اس دوست کے سپرد نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ہدایت کی گئی تھی۔ کہ اس اصل کے ماتحت قاضی کے عہدہ کے لئے انتخاب کرکے از سر نو نظارت ہذا میں اطلاع دی جائے۔ تا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرکے انتخاب کی منظوری حاصل کرلی جائے۔ لیکن اس وقت تک اس ضمن میں بہت قلیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ یہاں تک کہ جن جماعتوں کی طرف سے پہلے اطلاع آئی تھی۔ ان میں سے بعض کی طرف سے از سر نو اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعتوں نے اس طرف کما حقہ توجہ نہیں کی ؛

لہذا دوبارہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن جماعتوں نے ابھی تک قاضی کے عہدہ کے لئے انتخاب نہیں کیا۔ وہ نظارت ہذا کے مذکورہ بالا اعلان مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲ رمئی کی روشنی میں فوراً انتخاب کرکے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ ایسے اعلانات کا ۱۰ جون ۱۹۳۸ء تک انتظار کرنے کے بعد موصولہ انتخابات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کردیئے جائیں گے۔ ناظر امور عامہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۱ رمئی ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

نوٹ :۔ فہرست بیعت کنندگان مطبوعہ ۲۱ رمئی میں غلطی سے ایک نمبر کی کمی رہ گئی تھی لہذا موجودہ نمبر ۴۷۲ کی بجائے ۴۷۳ سے شروع ہوتا ہے ؛

No.	Name		
473	Mohammad Sahib	Gold	Coast (Africa)
474	Yusuf "	"	"
475	Fatima Sahibah	"	"
476	Sarah "	"	"
477	Maryam "	"	"
478	Adam Sahib	"	"
479	Hussain "	"	"
480	Ayesha Sahibah	"	"
481	Amadu Sahib	"	"
482	Adam Iddana	"	"
483	Alhasan Sahib.	"	"
484	S. M. Mohama Sb.	"	"
485	R. S. Iddonsu "	"	"
486	Ahmad Adamu "	"	"
487	Issaka Alhasan "	"	"
488	Mohammad S/o Shuaibu	"	"
489	Mumami	"	"
490	M. Gonna Montia	"	"
491	G-W. Mahama Sb	"	"
492	Herman Bin Saltyi	"	"
493	Musa Sahib	"	"
494	Ahmad "	"	"
495	A-G. Amorgo	"	"
496	F. A. Mahama Sahib	"	"
497	Hussain "	"	"
498	Habeeba Sahibah	"	"
499	Abdullah Sahib	"	"
500	Ayesha Sahibah	"	"
501	Haleema "	"	"
502	Amina "	"	"
503	Ibrahim Sahib	"	"
504	Abdullah Adam Sb	"	"

(باقی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ

آریہ سماج کی آریوں کے ہاتھوں دُرگت

چند دن ہوئے "آریہ سماج میں خانہ جنگی" کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے بتایا تھا۔ کہ جہاں آریہ اس کا کھُلے الفاظ میں اعتراف کر رہے ہیں۔ وہاں اس کے بانی مبانی آریہ اپدیشک قرار دیئے جا رہے ہیں۔ اور یہ سہرا بندھنا بھی انہی کے سر چاہیئے۔ کیونکہ دیگر مذاہب کے پیرووں کے خلاف درشت کلامی بدزبانی۔ اور فتنہ انگیزی کے خوگر ہونے کی وجہ سے اپنے ہاں "جوت پیزار جاری" کرنے کا انہی کو حق حاصل ہے۔ ان حالات سے مجبور ہو کر آریہ اخبار "پرکاش" نے نہایت مایوسانہ انداز میں یہ سوال کیا تھا۔ کہ "بتاؤ اس سماج کا کیا بنے گا۔ جس کے رکھشک ہی اس کے بھکشک بن جائیں۔ وہ کھیت کیسے سلامت رہے جسے باڑ ہی کھانے لگے"؟

مگر اس کا جواب ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ۔ کہ اس سماج کو ختم ہونے سے اور اس کھیت کو اجڑ جانے سے کوئی چیز بچا نہیں سکتی۔ اور وہ موقعہ روز بروز قریب آتا جا رہا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس وقت بتایا تھا۔ جبکہ آریہ سماج انتہائی زور میں تھی اور ایک طرف اگر ساری دنیا میں "ویدک دھرم کا ناد" بجا دینے کے دعوے کر رہی تھی۔ تو دوسری طرف خانہ کعبہ پر اوم کا جھنڈا گاڑنے کے خواب دیکھ رہی تھی۔

یہ بات اس وقت اور بھی پختہ۔ اور یقینی نظر آتی ہے۔ جب یہ دیکھا جائے کہ آریہ سماج کے خاتمہ کی گھڑی کو قریب لانے کی کوشش اس کے اپدیشک ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ اور بھی کئی جہت سے سعی ہو رہی ہے۔ اور آریہ اخبارات میں اس کی وجہ سے کہرام مچا ہوا ہے۔

آریہ اپدیشکوں کے متعلق تو آریوں کا اپنا بیان پیش کیا جا چکا ہے۔ اب آریوں کے دوسرے طبقوں کے متعلق بھی سن لیجئے۔ ایک مشہور آریہ لالہ شام رائے صاحب اپنے لمبے تجربہ کا نتیجہ پیش کرتے ہوئے آریہ لیڈروں کے متعلق لکھتے ہیں:-

"آریہ سماج کے اندر ایسے لیڈر ہیں جن کا مدعا اشتہار بازی ہے۔ آریہ سماج کے ایسے اگوا ہیں۔ جو کاروبار کو چمکانے کی خاطر رشی دیانند کی تعلیم اور ویدک سدھانتوں پر فوراً کلہاڑا چلاتے ہیں۔ آریہ سماج کے اندر ایسے ٹوڈی ہیں۔ جو اپنا مطلب نکالنے کے لئے مکروہ سے مکروہ فعل کرنے سے ذرا نہیں ہچکچاتے"۔

پھر لکھتے ہیں:-

"یہ کیوں خیال ہو رہا ہے۔ کہ آریہ سماج کے لیڈر رشی دیانند کے پیرو ہیں یہ تو پیسہ کمانے اور دودھ پینے والے مجنوں ہیں"۔

آریہ سنیاسیوں کے متعلق لکھتے ہیں:-

"آریہ سماج کے اندر ایسے سنیاسی ہیں۔ جو گرہستیوں سے بھی زیادہ چالاک اور عیش پرست ہیں۔ آریہ سماج کے اندر ایسے پارٹی باز ہیں۔ جو خواہ مخواہ پارٹی بنا کر سنگھٹن کو برباد کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے اندر ایسے دمبھی بھگت موجود ہیں جن کا سارا جیون ہی شریفوں کی پگڑیاں اچھالنے اور اپنی اولاد کے لئے دھڑا دھڑ بے ایمانی سے روپیہ کمانے میں گزر رہا ہے"۔

آریہ اخبار نویسوں کے متعلق لکھتے ہیں:- "کیوں آریہ سماجی پتروں نے کنبھ نمبر نکالے۔ اور گنگا کی تقدیس ظاہر کی۔ صرف کاروبار چمکانے کی خاطر۔ کیوں یہ پارٹی بازی کرتے ہیں۔ اور اپنے اپدیشکوں کو اس کا اپدیش دیتے ہیں۔ صرف دھن پراپتی کے لئے۔ کیوں یہ کبھی سرکار پرست بنتے ہیں۔ کبھی کانگرس نواز۔ صرف روپیہ کی خاطر"۔

"جب تک آریہ سماجیوں کی کمائی ٹھیک رہی۔ ان کے اندر لوبھی نہیں گھسے۔ آریہ سماج ترقی کرتا رہا۔ جب سے لوبھیوں کے ہاتھ میں باگ ڈور گئی ہے آریہ سماج کا برا حال ہے۔ اب آریہ سماج کے اندر کسی کو آنند نہیں ملتا"۔ (آریہ ویر ۱۳ مئی)

آریوں کا ایک مایہ ناز ادارہ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور ہے۔ جہاں آریوں کی نئی پود پرورش پاتی ہے۔ وہ پود جس کے ذریعہ ساری دنیا کو دیانندجی کے جھنڈے کے نیچے لانے کا دعوےٰ کیا جا رہا ہے۔ اس کے متعلق خود "آریہ ویر" لکھتا ہے:-

"ڈی۔ اے۔ وی کالج رشی دیانند کے پوتر نام پر اس کے مشن پرچار کے لئے بنایا گیا تھا۔ دیانند کالج ویدک دھرم کا ڈنکا بجائے گا۔ کے گیت گائے جاتے تھے۔ آریوں نے لاکھوں روپے اس کالج کو اس بھاؤ سے ہی دیئے۔ کہ یہ کالج دیانند اور آریہ سماج کا کالج ہے۔ لیکن آج اس کی حالت دیکھ کر رونا آتا ہے۔ آہ۔ دیانند کے نام پر کھولے ہوئے کالج میں آج دیانند کا اپمان کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج سے وشواش گھات اور غداری کی جا رہی ہے۔ آریہ سدھانتوں پر کٹھار گھات ہو رہے ہیں۔ دیانند کا نام بیشک ہے۔ آج بھی کالج کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ لیکن دیانند کو دھکے دے دیکر کالج سے نکالا جا رہا ہے۔ اور خود ڈی۔ اے۔ وی کالج کمیٹی کے ادھیکاری اس کے ذمہ دار ہیں"۔

"سدھانت پریمی آریہ ویر یہ سب کچھ دیکھتے رہے۔ اور خون کے گھونٹ پی کر چپ ہو جاتے رہے۔ مگر "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" کی مثال صادق آ رہی ہے۔ اور اب ڈی۔ اے وی کالج کمیٹی نے اپنے نئے کارنامہ سے تو ایک طرح سارے آریہ سماج کو چیلنج دے دیا ہے۔ کہ وہ رشی دیانند کے نام پر لاکھوں روپے بٹورتے ہوئے دیانند کے سدھانتوں کو کچومر نکال کر ہی چھوڑے گی۔ یہ تازہ کارنامہ ڈی اے وی کالج کمیٹی کی طرف سے دیانند سوہن لال ماڈل سکول کے نام سے لڑکے لڑکیوں کی تعلیم کا اکٹھا سکول کھولنا ہے یہ سکول سناتن دھرم سکول کے پاس کھل گیا ہے۔ اور پچاس لڑکے لڑکیاں داخل ہو گئے ہیں . . . . کچھ بھی ہو۔ دیانندجی کے نام کے ساتھ ڈی اے۔ وی کالج کمیٹی کے پربندھ میں لڑکے لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کا سکول کھلنا سہن نہیں کیا جانا چاہیئے۔ دیانند تو ستیارتھ پرکاش میں لکھتا ہے۔ کہ استریوں کی پاٹھشالہ میں ۵ سال کا لڑکا اور پُرشوں کی پاٹھشالہ میں ۵ سال کی لڑکی نہ جاوے۔ لیکن دیانند کے نام کے ساتھ کھلنے والے کالج کی کمیٹی کے یہ چودھری۔ وکیل اور بابو لڑکے لڑکیوں کی مشترکہ تعلیم کا سکول کھولتے ہیں۔ اور اس کا نام دیانند سوہن لال ماڈل سکول رکھتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے آریہ سماج کو مُردہ ہی سمجھ لیا ہے"۔

ان سب حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ جنہوں نے آریہ سماج کو مُردہ سمجھ لیا ہے۔ انہوں نے کوئی غلطی نہیں کی۔ جب ہر طبقہ اور ہر درجہ کے آریہ کہلانے والے بانیٔ آریہ سماج کی تعلیم سے کھلم کھلا منحرف ہو چکے ہیں۔ اور ان کے پیش کردہ اصول و احکام کی ذرہ بھر بھی پروا نہیں رکھتے۔ تو پھر آریہ سماج کو زندہ کون کہہ سکتا ہے؟

قانونِ "علت و معلول" اور انبیاء علیہم السلام

آسمانی رہنما زمینی نظریات کی قیود سے بالا ہوتے ہیں

مغرب کے مادہ پرستوں کا خیال

مغرب کے مادہ پرستوں کا خیال ہے۔ کہ زمانہ میں برپا ہونے والا ہر انقلاب خواہ روحانیات کی دنیا میں ہو۔ خواہ خیالات یا عملیات کی دنیا میں اپنے اندر بعض معین اسباب اور علتیں رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک وہ انقلاب چند اسباب کے مجموعے کا نتیجہ ہوتا ہے جس میں کسی فوق العادت طاقت کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔ علت معلول کی یہ تھیوری مادہ پرستوں کے دلوں میں اس طرح راسخ ہو چکی ہے۔ کہ وہ ہر واقعہ کو اسی نقطۂ نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کا یہ شوق علت جوئی اس حد تک بڑھا ہوا ہے۔ کہ وہ انبیاء کے وجود کو بھی جو دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے آتے ہیں۔ بعض مادی اور ظاہری اسباب کا نتیجہ قرار دیتے ہیں۔

موروثی و نسلی اثرات اور ماحول

ان کے نزدیک انبیاء یا روحانی معلمین کا وجود مندرجہ ذیل دو باتوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔

(۱) موروثی اور نسلی اثرات یعنی Heredity.

(۲) ماحول یعنے Environment

موروثی خصائص سے مراد وہ تمام عادات و اطوار اور خصائل و شمائل ہوتے ہیں جو کسی قوم یا نسل یا کسی کے آباؤ اجداد کا امتیازی نشان ہوں اور ماحول سے مراد وہ سیاسی معاشرتی تمدنی طبعی اور جغرافیائی حالات ہیں۔ جس میں کسی فرد کی نشوونما ہوتی ہے۔ اگر ہم موروثی اور نسلی خصوصیتوں اور ماحول کو مجموعی طور پر "زمانہ" کے لفظ سے تعبیر کر لیں تو پھر مادئین کے نزدیک انبیاء کی بعثت کی توجیہ یوں ہو جاتی ہے۔ کہ وہ "زمانہ" کی پیداوار ہوتے ہیں۔ "زمانہ" ان کی پیداوار نہیں ہوتا۔

دشمنانِ اسلام کا اعتراض

دشمنانِ اسلام اسی نظریہ کے ماتحت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق یہ کہتے ہیں۔ کہ آپ زمانہ کی پیداوار تھے۔ گویا دوسرے الفاظ میں آپ خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر نہیں آئے تھے۔ بلکہ زمانہ کے حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ نے اصلاحی کام شروع کر دیا۔ یہ وہ الزام ہے۔ جو بعض مغربی مادہ پرست اسلام پر لگاتے ہیں۔

علت و معلول کا خود ساختہ اصل

قبل اس کے کہ اس اعتراض کی لغویت کو واضح کیا جائے۔ اس امر پر غور کر لینا چاہیئے کہ علت و معلول کا یہ خود ساختہ اصل کہاں تک درست ہے۔ ظاہر ہے کہ اس اصل کی رُو سے شخصی استعداد اور ذاتی قابلیت کوئی شے نہیں رہتی۔ اور انسان اس مشین سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ جس پر جب بعض بیرونی اثرات کا عمل شروع ہوتا ہے۔ تو وہ حرکت کرنے لگ جاتی ہے۔ اور جب ان خارجی اثرات کو روک لیا جاتا ہے۔ تو پھر ساکن اور بے حرکت ہو جاتی ہے۔ پس اس نظریہ کی بنیاد ہی غلط ہے۔ کیونکہ اس میں شخصیت کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہی چیز انسان کو ایک مشین یا میکانیکی قوت (Mechanical force) پر ممتاز کرتی ہے۔ علاوہ ازیں اگر عملی طور پر بھی دیکھا جائے۔ تو یہ نظریہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ہم ایک شخص کے دو بچوں کو ان کی پیدائش کے وقت سے ہی یکساں ماحول کے اندر رکھیں۔ ان کی ایک ہی رنگ میں تربیت کریں۔ ایک ہی قسم کی خوراک دیں۔ ایک ہی نوع کی تعلیم دیں۔ غرض ان کی تربیت ہر لحاظ سے یکساں رنگ کی ہو۔ تو اس اصل کی رو سے چاہیئے کہ ایک عرصہ کے بعد ان پر اس تربیت کا یکساں اثر ہو۔ ان کی قابلیت اور استعداد۔ ان کی گفتار اور ان کا کردار ان کے اخلاق اور ان کی عادات۔ ایک ہی قسم کے ہوں۔ لیکن یہ ناممکن ہے۔ لازمی طور پر ان کی طبائع میں فرق ہوگا۔ ان کی عادات مختلف ہوں گی۔ ان کے اخلاق ایک دوسرے سے جدا ہوں گے۔ اور انکی قابلیتیں علیحدہ علیحدہ ہوں گی۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ کسی غیر مرئی طاقت کی طرف سے جسے ہم اللہ تعالےٰ کہتے ہیں ان کے اندر جو جوہر رکھا گیا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بیرونی حالات بھی انسان پر ایک حد تک اثر ڈالتے ہیں۔ لیکن اسے بالکل ان مادی اثرات کا نتیجہ قرار دینا سراسر غلطی ہے۔ اہل علم لوگ یا تمدنی اور معاشرتی اصلاح کرنے والے اصحاب کے متعلق تو یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خارجی اثرات سے متاثر ہوتے ہیں لیکن انبیاء کے متعلق ایسا خیال کرنا ہرگز درست نہیں اور اسکے مندرجہ ذیل وجوہ ہیں۔

انبیاء کی مروجہ عقائد کے خلاف تعلیم

اول۔ انبیاء جب بھی دنیا میں آتے ہیں ان رسوم و عادات اور ان خیالات و افکار کو مٹانے کے لئے آتے ہیں۔ جو انہیں آباء کی طرف سے ورثہ میں ملتے ہیں۔ ان کی تعلیم ان اعمال و مسلمات کے بالکل برعکس ہوتی ہے۔ جو ان کی قوم میں رائج ہوتے ہیں۔ انکا قول اور انکا عمل مروجہ خیالات و اعمال کے بالکل خلاف ہوتا ہے۔ وہ زمانہ کے خیالات و افکار کی رو کے سامنے ایک بند لگا کر اس سے بالکل دوسری جانب موڑنا چاہتے ہیں۔ انکی ایک ایک حرکت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی دنیا ہی علیحدہ ہے۔ انکی ایک ایک بات یہ ثابت کر رہی ہوتی ہے۔ کہ وہ زمانہ کی مروجہ روح کو کچلنا چاہتے ہیں۔ غرض وہ ہر لحاظ سے۔ حالات زمانہ کی رو سے خلاف چلتے ہیں۔ لیکن اگر یہ تسلیم کیا جائے۔ کہ ان پر موروثی اور نسلی خصائص کا اثر پڑتا ہے۔ تو پھر یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ وہ ان خصوصیات کے برعکس اثر قبول کریں اور اپنے آباء اور قوم کے رسم ورواج کے خلاف تعلیم دیں۔

عزلت گزینی

دوم۔ کہا جاتا ہے۔ کہ انبیاء اپنے ماحول سے اثر قبول کرتے ہیں۔ اور زمانہ کی پیداوار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بات بھی بالکل خلاف واقعہ ہے۔ انبیاء کے سوانح حیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دعوئے نبوت سے پیشتر وہ اس قدر گمنام اور دنیا سے بے تعلق ہوتے ہیں۔ کہ گویا وہ اس مکان کے مکین ہی نہیں۔ وہ اپنی ابتدائی زندگی کا سارا حصہ عزلت گزینی میں بسر کرتے ہیں۔ سوسائٹی سے بالکل علیحدہ رہ کر گوشۂ فقر اختیار کرتے ہیں۔ اور اس وقت تک اس اختیار کردہ خلوت سے جلوت میں نہیں آتے۔ جب تک کوئی زبردست قوت انہیں باہر آنے کے لئے مجبور نہیں کرتی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ پر نظر

اب ہم ان امور کی روشنی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نظر ڈالتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ آپ کی بعثت سے قبل بُت پرستی - جوا - شراب خوری بدکاری عربوں کی زندگی میں پوری طرح سرایت کر چکی تھی۔ وحشت بربریت اور خونریزی ان کا نسلی اور قومی امتیاز بن چکی تھی۔ عدل و انصاف سچائی اور راستی کا نام و نشان تک باقی نہ رہا تھا۔ فسق و فجور کی انتہا ہو چکی تھی۔ بہت سی بے ہودہ اور گندی رسوم ان میں رائج تھیں۔ غرض انسان صورت درندے تھے۔ جو خطہ عرب میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے حالات میں مبعوث ہوئے اور دُنیا جانتی ہے۔ کہ آپ نے ان لوگوں کو کیا پیغام دیا۔ آپ نے انہیں بُت پرستی سے منع فرمایا۔ ظلم اور تعدی سے روکا۔ بے ہودہ رسوم ترک کرنے کی تلقین فرمائی۔ وحشیانہ پن اور درندگی سے باز رہنے کی ہدایت کی۔ ایک خدا کی پرستش کا پیغام دیا۔ غرض حیوانوں کو انسانیت کا سبق پڑھایا۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ نے جو تعلیم دی وہ موروثی اثرات کا نتیجہ تھی۔ موروثی اثرات تو درکنار۔ وُہ تو سراسر اس کے خلاف تھی۔ اور مروجہ رسوم و عادات کی کایا پلٹنے والی تھی اور فی الحقیقت انبیاء آتے ہی اسی لئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت

یہی مثال آج بھی آپ کے بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نظر آتی ہے۔ آپ کی بعثت گویا دُنیا کے مروجہ غلط خیالات و نظریات کے لئے پیام موت ہے۔ اور آپ کی تعلیم عام لوگوں کے مسلمات ان کی رسوم۔ اور ان کی عادات کے لئے تبر۔ مسلمان حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو زندہ سمجھتے تھے۔ مگر آپ نے خدا تعالےٰ سے علم پا کر بتایا۔ کہ وُہ فوت ہو چکے ہیں۔ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت کے دروازہ کو بند سمجھتے تھے لیکن آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں حاصل ہونے والی نبوت کے دروازہ کو کُھلا بتایا۔

غرض آپ نے جو بات پیش فرمائی وُہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کے مسلمات کے خلاف تھی۔ اور فی الحقیقت انبیاء کی بعثت کی غرض ہی یہی ہوتی ہے۔ کہ دُنیا کی کایا پلٹ دی جائے۔ اور ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنایا جائے۔

غارِ حرا میں عبادت

امر دوم کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی پر نظر دوڑانے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت سے پیشتر جبکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آپ کو دُنیا کی اصلاح کے لئے مقرر کیا گیا۔ آپ دُنیا۔ اور اس کے تعلقات سے بالکل کنارہ کش تھے۔ آپ کی زندگی کا قریباً سارا حصہ غارِ حرا میں خدا تعالےٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ دنیوی امور سے آپ کو کوئی دلچسپی ہی نہ تھی۔ آپ گویا اس سے بالکل بیگانہ تھے۔ پس آپ کے متعلق یہ سمجھنا۔ کہ آپ نے زمانہ کے حالات سے اثر قبول کیا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی زندگی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ابتداءً آپ بھی عزلت کو ہی پسند فرماتے تھے۔ اور انسانی سوسائٹی سے بالکل علیحدہ رہتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ جب آپ کے والد صاحب سے کسی نے آپ کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ وُہ مسجد کے کسی گوشہ میں آپ کو ملیں گے۔

غرض آپ بالکل گوشہ گزین رہے یہاں تک کہ آپ کو بھی جلوت میں آنے کا پیغام آپہونچا۔ اور ظاہر ہے کہ جس طرح حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا کی کایا پلٹ دی۔ اسی طرح آپ نے بھی ایک انقلاب عظیم برپا کیا۔ اور انسانوں کی زندگیوں کو بدل کر رکھ دیا۔ اور اب آپ کی قائم کردہ جماعت آپ کے خلیفہ برحق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قیادت میں عملی طور پر دُنیا میں انقلاب برپا کرنے میں مصروف ہے۔ اور یقیناً خدا تعالےٰ کے فضل سے وُہ ایسا کرکے رہے گی۔

آسمانی وجود

غرض جس جہت سے بھی دیکھا جائے انبیاء کے وجود بالکل نرالی ہستی نظر آتے ہیں۔ وُہ ظاہری لحاظ سے عام انسانوں کی طرح ایک انسان ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وُہ اس دُنیا کے آدمی نہیں ہوتے۔ وُہ آتے ہیں۔ اور گمراہی اور کفر کے کاخ کو بنیادوں سے اکھیڑ کر اس کی جگہ حق و راستی کا مینار قائم کر جاتے ہیں۔ انہیں خود ساختہ نظریوں کی قیود کے ماتحت لانے کی کوشش کرنا سراسر حماقت۔ اور نادانی ہے۔

سر ولیم میور کی رائے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تو آپ کا شدید ترین معاند سر ولیم میور بھی یہ لکھنے پر مجبور ہے۔ کہ:-

"یہ کہنا۔ کہ اسلام کی صورت عرب کے حالات کا ایک لازمی نتیجہ تھی۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ یہ کہنا۔ کہ ریشم کے باریک تاگوں میں سے آپ ہی آپ ایک خوبصورت کپڑا تیار ہو گیا یہ کہنا۔ کہ جنگل کی بے ڈول لکڑیوں میں سے ایک شاندار جہاز تیار ہو گیا۔ یا پھر یہ کہنا کہ کھردری چٹان کے پتھروں میں سے ایک خوبصورت محل تیار ہو گیا ہے . . . . . .

لیکن محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے انتہائی کمال کے ساتھ ایک ایسی کل ایجاد کی۔ جس کی موقعہ کے مناسب ڈھل جانے والی قوت کے ساتھ آپ نے آہستہ آہستہ عربوں کی پراگندہ اور شکستہ چٹانوں کو ایک متناسب محل کی شکل میں بدل دیا۔ اور انہیں ایک ایسی قوم بنا دیا۔ جس کے خون میں زندگی اور طاقت کی لہریں دوڑ رہی تھیں۔ ایک عیسائی کو وُہ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) عیسائی نظر آتے ہیں۔ ایک یہودی کی نگاہ میں وُہ یہودی تھے ایک مکہ کے بُت پرست کی نگاہ میں وُہ کعبہ کے اصلاح یافتہ عبادت گزار تھے۔ لیکن ایک لاثانی ہنر اور ایک بے مثال دماغی قابلیت کے ساتھ انہوں نے سارے عرب کو خواہ کوئی بت پرست تھا۔ یہودی تھا۔ عیسائی تھا۔ مجبور کر دیا کہ وُہ ان کے نقشِ قدم پر ایک سچے فرمانبردار کے طور پر جس کے دل سے ہر قسم کی مخالفت کا جذبہ نکل چکا ہو چل پڑے یہ فعل اس صناع کا ہوتا ہے۔ جو اپنا مصالح آپ تیار کرتا ہے۔ اور یہاں اس مصالح کی مثال جیسا نہیں ہوتی۔ جو کہ خود بخود بن جاتا ہے۔ اور اس مصالح کے ساتھ تو اس کو کوئی بھی مشابہت نہیں ہے۔ جو اپنے صناع کو خود تیار کرتا ہے"۔ . . .

نئی زمین اور نئے آسمان کا قیام

میور نے گو آگے چل کر لکھا ہے کہ اسلام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے بنایا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اس صداقت کے اظہار سے باوجود انتہائی کوشش کے باز نہیں رہ سکا۔ کہ دُنیا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا نہیں کیا۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نئی دُنیا پیدا کی۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ کام خدا تعالےٰ کے انبیاء کے سوا نہ آجتک کوئی کر سکا اور نہ کر سکتا ہے۔ دُنیوی راہنماؤں کو بلاشبہ زمانہ ہی پیدا کرتا ہے۔ لیکن آسمانی راہنما زمانہ کی پیداوار نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ آسمانی راہنما ہی ہوتے ہیں۔ جو اپنے پیچھے ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان چھوڑ جاتے ہیں۔

غیر موصی صاحبان توجہ سے پڑھیں

مخلص مومن

اللہ تعالیٰ کے انبیاء واصل باللہ ہونے سے قبل اپنے انفاس قدسیہ سے مومنوں کی ایک ایسی جماعت پیدا کر جاتے ہیں۔ جو حقیقی رنگ میں تمام نفسانی جذبات کو ترک کرکے خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کر لیتی ہے جو سچے اور مخلص مومنوں کی راہ ہوتی ہے ان کے سفلی جذبات پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے۔ ان کی نگاہ میں وہ تلخ زندگی جس سے ان کا مولیٰ راضی ہو اس خوشحالی سے ہزار درجہ بہتر ہوتی ہے جو خدا سے غافل کرنے والی اور اسے ناراض کرنے والی ہو۔ ان کی مرضی خدا کی مرضی کے ماتحت اور ان کے ارادے خدا کے ارادوں کے ماتحت ہو جاتے ہیں۔ اور وہ اپنے محبوب کی رضا کے مقابلہ میں اپنی عزت کی پروا کرتے ہیں نہ مال کی۔ اپنی اولاد سے محبت کرتے ہیں نہ اپنی جان سے بلکہ اگر ان کی کوئی خواہش ہوتی ہے۔ تو صرف یہ کہ ان کا مولیٰ ان سے راضی ہو جائے۔ غرضیکہ دنیا کی ملونی کا ان میں شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ اپنے مولیٰ کی طرف سے نازل شدہ انوار کی اشاعت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے ہیں ؛

ایک سوال

میں پورے یقین اور کامل وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ جو مندرجہ فوق صفات رکھتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا انہوں نے اپنے ایمان کے اعلیٰ معیار پر مہر تصدیق ثبت کرنے کے لئے وصیت کے معاملہ میں حضرت اقدس کی آواز پر لبیک کہا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ ایسے اصحاب کا بیشتر حصہ ایسا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے معاملہ میں تحریرات کو بار بار اور گہری نظر سے نہیں پڑھا۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ جماعت کا ایک معتدبہ حصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر فوراً وصیت کے لئے آمادہ نہ ہو جائے۔ پس میں سکرٹری صاحبان وصایا کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ بار بار اور پوری توجہ سے احباب کو رسالہ الوصیت پڑھنے کی تاکید کریں۔ اور مخلص لوگوں کے گھروں پر جا کر انہیں ان برکات کا پتہ بتائیں۔ جو موصی صاحبان کے لئے مقدر ہیں ؛

خدا کے پسندیدہ لوگ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کریگا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ . . . پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے۔ کہ کون اپنے دعوائے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے۔ اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی۔ وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں۔ اور وہ ایمان نفاق اور بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔" (الوصیت صفحہ ۸تا۱۰)

احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ فوق الفاظ بار بار پڑھیں۔ اور سوچیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان خواہشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے انہوں نے کہاں تک کوشش کی ہے۔ کیا وہ سچ مچ خدا کے رنگ میں رنگین ہو گئے ہیں۔ کیا سچ مچ انہوں نے اپنے ارادوں اور اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کے ارادوں اور اسکی خواہشات کے تابع کر دیا ہے۔ اگر وہ اس سوال کا جواب اثبات میں دیتے ہیں۔ تو میں پوچھوں گا۔ کیا انہوں نے رسالہ الوصیت کے مندرجہ ذیل ارشادات کو غور سے پڑھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بہشتی مقبرہ کے متعلق دعائیں

"مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ پھر میں نے ایک فرشتہ دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر پہونچ کر اس نے مجھے کہا۔ کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی۔ کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا۔ کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی۔ کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔ لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اسلئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی

طب نسواں

اگر یہ سچ ہے کہ مستورات کی خفیہ پیچیدہ اور مزمن بیماریوں کا علاج کسی باقاعدہ تعلیم یافتہ اور مستند طبیبہ (معالج عورت) سے کرانا چاہیئے۔ جو کہ بسبب ہم جنس ہونے کے عورتوں کی تمام راز کی باتوں ضروریات۔ علامات و اسباب امراض سے بخوبی واقف و آگاہ ہوتی ہے۔ اور تشخیص و علاج حسب منشاء کر سکتی ہے۔

توجہ

میری معزز بہنیں بوقت ضرورت ہمیشہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کرکے فائدہ اٹھایا کریں۔ خط و کتابت ہمیشہ بصیغہ راز رہے گی۔

زینب خاتون احمدی (سند یافتہ طبیبہ کاملہ) پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ شاہدرہ لاہور

اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں۔ اس کام کے لئے تجویز کی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر دیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین۔ یارب العالمین

پھر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور رحیم!! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں۔ اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین۔ یارب العالمین"۔ ص۱۷-۱۸

وصیّت کرنے سے کمزوریاں دور ہونگی

کون احمدی ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو پڑھے اور پھر اس کے دل میں اس مبارک مقبرہ میں داخل ہونے کی خواہش پیدا نہ ہو۔ ممکن ہے بعض لوگ یہ عذر کریں کہ ہم میں بہت سی کمزوریاں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہم ابھی تک وصیت کرنے سے رکے ہوئے ہیں۔ مگر میں کہوں گا۔ کہ یہ ان کے نفس کا دھوکا ہے۔ اور شیطان کی ایک باریک چال ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم کمزور ہیں۔ ہم نحیف ہیں۔ ہم بے کس ہیں۔ ہم گناہ سے ہرگز بچ نہیں سکتے۔ جب تک خدا تعالےٰ کی قدرت کا ہاتھ خود ہماری دستگیری نہ کرے۔ تمام ادنیٰ اور اعلیٰ قربانیاں جو ہم خدا تعالےٰ ہی کے دئے ہوئے اموال اور اسی کی عطا کردہ طاقتوں سے کرتے ہیں محض ایک بہانہ ہیں۔ اس کی بخششوں کے حصول کا۔

اور وصیت کرنے کی غرض بھی یہی ہے کہ ہم خدا تعالےٰ سے ایک عہد وفاداری باندھیں اور یہ اقرار کریں۔ کہ ہم تیری رضا کی خاطر اپنا مال قربان کرنے اور اپنے اندر عظیم الشان تغیر پیدا کرنے کے لئے تیار رہیں۔

پس میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو شخص سچے دل سے حضرت اقدس علیہ السلام کی اس آواز پر لبیک کہتا ہے۔ حضور کی وہ دعائیں جو حضور نے بڑے درد اور الحاح سے فرمائی ہیں۔ یقیناً اس کا بیڑا پار کر دیں گی۔ اور اگر اس میں کچھ کمزوریاں بھی ہوں گی۔ تو اللہ تعالےٰ انہیں دور کر کے اسے بیش از بیش نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائیگا۔ سچ ہے ان الحسنات یذھبن السیئات

اور ایسا شخص خدا تعالےٰ کے نزدیک ان کامل الایمان لوگوں کی فہرست میں داخل ہو جائیگا۔ جن کے متعلق حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"۔ ص۲۱

صرف بہشتی اس میں دفن ہونگے

ممکن ہے بعض لوگوں کے قلوب میں یہ خیال پیدا ہو کہ کیونکر باور کر لیا جائے۔ کہ محض اس قبرستان میں داخل ہونے سے انسان بہشتی ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے شکوک رفع کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ اور انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے؟ کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائیگا"۔ حاشیہ ص۲۱

اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ اس مبارک مقبرہ میں داخل ہی وہ ہو سکیگا جو خدا تعالےٰ کے علم میں بہشتی ہو گا۔ دوسروں کو نہ وصیت کرنے کی توفیق ملے گی اور نہ ہی وہ اس قبرستان میں داخل ہو سکیں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں:۔

"بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائینگے۔ اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی ...... اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا۔ کہ کاش میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ خیرات محض عبث

دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کیلئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون"۔ ص۲۷-۲۸

خود غور کرو اور دوسروں کو سناؤ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ محتاج تشریح نہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کو بار بار پڑھیں اور نہ صرف خود عمل کریں بلکہ حضور کی مندرجہ ذیل ہدایت کے ماتحت دوسروں کو بھی سنائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو۔ اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے صریح خلاف مولوی محمد علی صاحب کے خیالات

الفضل کے ایک گذشتہ پرچہ میں مولوی ابو العطاء صاحب جالندہری نے لکھا ہے کہ باوجودیکہ غیر مبایعین اور ان کے امیر سیدنا حضرت مولوی نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ المسیح اول اور قرآن کریم کا بہترین مفسر مانتے ہیں۔ پھر بھی مولوی محمد علی صاحب ان پر دل آزار حملے کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ دراصل حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عداوت کی وجہ سے مولوی محمد علی صاحب کے اندر اس قدر بغض اور کینہ پیدا ہو چکا ہے۔ کہ اس کا اظہار کرتے ہوئے انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صاف اور کھلی تحریروں کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ مولوی صاحب نے یہی جو لکھا ہے۔ کہ "میرے نزدیک یہ بڑی جرأت ہے۔ کہ ایک شخص کو خود اپنا سردار یا امیر یا خلیفہ منتخب کیا جائے اور پھر اسے خلیفۃ اللہ کہا جائے" یہ جہاں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صریح حملہ ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے بھی بالکل خلاف ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے جو خدا تعالیٰ نے انہیں عطا کیں فرماتے ہیں۔

"میں سچ کہتا ہوں کہ ابو بکر صدیق رض اس اسلام کے لئے آدم ثانی ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر رض کا وجود نہ ہوتا تو اسلام بھی نہ ہوتا۔ ابو بکر صدیق رض کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کو دوبارہ قائم کیا۔ اپنی قوت ایمانی سے کل باغیوں کو سزا دی اور امن قائم کر دیا۔ اور اسی طرح پر جیسے خدا تعالیٰ نے فرمایا اور وعدہ کیا تھا۔ کہ میں سچے پُرامن خلیفہ کو قائم کروں گا۔ اور یہ پیشگوئی حضرت صدیق رض کی خلافت پر پوری ہوئی اور آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دے دی" (تقریر بر تقریب جلسہ الوداع بدر جلد ۷ نمبر ۱۱ ۱۹ مارچ ۱۹۰۸ء)

یہ تحریر پیش کر کے میں مولوی محمد علی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ دیکھئے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابو بکر رض کو خلیفۃ اللہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں "حضرت ابو بکر رض کی خلافت پر خدا تعالیٰ کا وعدہ اور پیشگوئی یعنی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون۔ پوری ہوئی"۔ پھر فرماتے ہیں۔ "یہ معمولی پیشگوئی نہیں بلکہ اس پر آسمان نے اور زمین نے عملی طور پر شہادت دیدی" ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ کو رکھیئے۔ اور دوسری طرف مولوی محمد علی صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ کو۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے اپنے ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ بڑی جرأت کرنے والا کہا ہے۔

کاش مولوی صاحب خلافت حقہ کا انکار کر کے اس گڑھے میں نہ گرتے پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں دو قدرتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اور دوم نبیوں کی وفات کے بعد ان کے خلفاء کے ہاتھ سے"

اور پھر اسی رسالہ میں آگے چل کر آپ نے پہلی قدرت کی مثال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے دی ہے اور دوسری قدرت کی حضرت ابو بکر رض اور دیگر خلفاء کی خلافت سے چنانچہ دوسری قدرت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے۔ (مولوی محمد علی صاحب اس کا دیکھنا ضروری نہیں سمجھتے) اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا"

پھر اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں"

اور دوسری قدرت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے" (الوصیت)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریرات سے صاف طور پر یہ ثابت ہے۔ کہ آپ کامل یقین رکھتے تھے کہ جس طرح حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین ہوئے ہیں۔ اسی طرح آپ کے بعد بھی ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ فرماتے ہیں۔ کہ میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ یعنی خلفاء۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء بالکل اس کے الٹ کہتے ہیں۔ ان تحریرات سے غیر مبایعین کے اس عقیدہ کا بھی زبردست رد ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود نبی نہیں بلکہ مجدد ہیں۔ آپ پہلی قسم کی قدرت کے متعلق فرماتے ہیں کہ "اول نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا" پھر آگے چل کر فرماتے ہیں۔ "میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کی رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں"

خریداران خطبہ کی خدمت میں ضروری گذارش

مندرجہ ذیل خریداران کا چندہ ۱۵ جون ۱۹۳۸ء تک ختم ہو جائے گا۔ براہ مہربانی بہت جلد بذریعہ منی آرڈر یا محاسب ارسال فرمائیں۔ ورنہ انکی خدمت میں اگلے ہفتہ کا خطبہ نمبر وی پی ہو گا۔ جسے وصول نہ کرسکنے کی صورت میں حسب قواعد پرچہ بند ہو جائیگا۔ (مینجر)

۷ - مشتاق احمد صاحب و عبد الحمید صاحب
۳۵ جمال الدین صاحب و سلیم اللہ صاحب اوکاڑہ
۴۷ - مشتاق احمد صاحب
۱۳۶ - منشی دیوان الدین صاحب
۱۴۷ - حافظ فضل الٰہی صاحب
۱۴۹ - ایس - ایس جیلانی صاحب
۱۵۲ - میاں محمد مرید احمد صاحب
۲۰۲ - حکیم حاجی علی اکبر صاحب سندھ والے
۲۰۵ - چوہدری اسد علی صاحب
۲۰۷ - فضل الٰہی صاحب
۲۷۳ - منظور احمد صاحب
۲۷۸ - چوہدری غلام محمد صاحب
۳۳۵ - خان عبد المغنی خانصاحب
۴۱۳ - قاضی کلیم اللہ صاحب
۴۳۹ - ضیاء الدین احمد صاحب
۴۴۹ - سعد اللہ صاحب
۴۵۸ - ایم ابراہیم صاحب
۴۷۲ - چوہدری محمد طفیل صاحب
۴۷۶ - راجہ عبد الحمید صاحب
۴۸۸ - اللہ دتا صاحب
۴۹۲ - میاں احمد یار صاحب
۴۹۵ - مولوی رحمت علی صاحب
۴۹۸ - عبد المجید صاحب
۵۰۱ - چوہدری محمد حسین صاحب
۵۰۸ - چوہدری غلام رسول صاحب
۵۰۹ - چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۵۶۸ - چوہدری محبوب عالم
۵۸۸ چوہدری ولی محمد صاحب و علی احمد صاحب
۶۱۱ - غلام محمد صاحب
۶۱۲ - حاجی نور احمد صاحب و گلزار احمد صاحب
۶۴۳ - چوہدری ثناء اللہ صاحب
۶۵۲ - راجہ سردار خاں صاحب
۶۵۳ - حافظ محمد اشرف صاحب
۶۵۷ - بشیر احمد صاحب
۵۴۷ - چوہدری شاہ محمد صاحب

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کیلئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پُر کر کے امیدواروں کی درخواست معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی درخواستیں ۳ جون ۱۹۳۸ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کریں۔ خاکسار سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱ - نام و ولدیت درخواست کنندہ
۲ - تاریخ بیعت
۳ - تاریخ پیدائش
۴ - امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵ - امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۶ - خلاصہ سندات و سفارشات
۷ - صحت
۸ - کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط

۱ - احمدی ہونا لازمی ہے۔
۲ - عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو۔
۳ - مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے
۴ - میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے
۵ - مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں لگائی جاسکتی ہیں۔
۶ - ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جاسکتا ہے۔
۷ - شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جاسکتے ہیں۔

نوٹ :- ۱ - تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہو گی۔

۲ - اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپیہ ماہوار دی جائے گی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پُر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

۳ - جن امیدواروں کی درخواستیں تحقیقاتی کمشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندگان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائے گی۔

۴ - کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہو گا۔

بلا تفصیل رقوم کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل رقوم بلاتفصیل ہمارے دفتر میں آئی ہیں۔ عہدیداران جماعت ان رقوم کی تفصیل توجہ فرما کر جلد ارسال فرمائیں۔ جس جس جگہ کی رقم ہے۔ وہاں کے عہدیداران کو خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔

آمنہ بیگم صاحبہ دہلی ۱۲ ہم ۳۶ ۲۱ عہ
والدہ مبارک احمد صاحب لاہور ۱۲ ار مورخہ ۱۲/۳۶ ۲۵
مرسلہ ظہیر احمد صاحب راولپنڈی حسن محمد صاحب عہ مورخہ ۱/۳۷ ۲۳
مدظلہ بشیر احمد صاحب کوچلین سے مورخہ ۳/۳۷ ۱۰
محمودہ خاتون صاحبہ رہتک ۲/۳۷
محمود علی صاحب مونگیر للعہ مورخہ ۱۰/۳۷ ۲۵
بشیر احمد صاحب کہوٹہ راولپنڈی عہ ۱۲/۳۷ ۲
مرسلہ میاں خان صاحب پنڈی بہاؤالدین محمد غوث صاحب ۱/۳۸
مرسلہ مولوی غلام نبی صاحب گوجرانوالہ ۲۸۷۲ ۱۲ ار ۳/۳۸ ۵
مرسلہ مستری عبد الخالق صاحب لودھراں سے ر ۴/۳۸ ۹

مرسلہ محمد ابراہیم صاحب چک ۶/۱۰ منٹگمری ۱۲/۳۸ ۱۴
قمر الدین صاحب گیرو سندھ ۱۲/۳۸ ۱۴

چوہدری باغ دین صاحب منٹگمری ۲/۳۸ ۱۵
اہلیہ ملک محمد الدین صاحب لاہور ۲/۳۸ ۱۵
مرسلہ عبد المجید صاحب گوجرانوالہ ۴/۳۸ ۲۰
مرسلہ محمد الدین صاحب میر گوجرانوالہ میاں محمد الدین صاحب مرحوم گوجرانوالہ للعہ ۲/۳۸ ۲۳

نوربی بی صاحبہ معرفت لجنہ قادیان ۲/۳۸ ۲۴
مرسلہ چوہدری محمد خان صاحب کھاریاں ۲۸/۳۸ ۲۴

صوبہ سندھ کے موصی صاحبان توجہ فرمائیں

صوبہ سندھ کے تمام موصی احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ اپنے ایڈریس سے بندہ کو آگاہ فرمائیں۔ تا بندہ اپنے فرائض سے جو بحیثیت سیکرٹری وصایا پراونشل انجمن احمدیہ سندھ بندہ کے ذمے ہیں اُن کو ادا کر سکے۔ عاجز کا ایڈریس یہ ہے۔

خاکسار ملک منظور احمد خان کلرک جے۔ ڈی۔ خان اینڈ کمپنی حیدر آباد (سندھ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

شملہ ۲۵ مئی۔ معلوم ہوا ہے مجلس اقوام کے آئندہ اجلاس میں جو جنیوا میں منعقد ہوگا۔ ہندوستان کی طرف سے ڈیلیگیٹ کی حیثیت میں سر سلطان احمد شریک ہونگے۔ ہندوستانی وفد کے لیڈر سر این۔ این سرکار ہونگے

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) مجلس اقوام کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جس میں حبشہ پر اٹلی کے تسلط کو تسلیم کرنے کا مسئلہ پیش ہونا تھا سابق شہنشاہ حبشہ جنیوا آنا چاہتے تھے بیان کیا جاتا ہے کہ کسی نامعلوم شخص نے شہنشاہ کے اس سفر کے لئے اخراجات مہیا کر دیئے۔

شملہ ۲۵ مئی۔ آنریبل سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب مسٹر جناح کی دعوت پر مسلم لیگ کی اگزیکٹو کونسل کے اس اجلاس میں شریک ہونے کے لئے بمبئی تشریف لے جا رہے ہیں جو ۴ جون کو منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں ان شرائط مفاہمت پر غور کیا جائے گا۔ جو مسٹر سبھاش چندر بوس نے کانگرس کے صدر کی حیثیت میں پیش کیں۔

بنوں ۲۵ مئی۔ تازہ قبائلی شورش کے پیش نظر بنوں ٹانک روڈ بند کر دی گئی ہے۔ سامان وغیرہ کی ترسیل ہوائی جہازوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ تاہم قبائلیوں کی طرف سے دہشت انگیزی کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ارادنی سے جانے والا پانی کا پائپ قبائلیوں نے دو چار مقامات پر توڑ دیا۔ جن فوجیوں نے شکستہ پائپ کی مرمت کرنے کی کوشش کی ان پر فائر کئے گئے۔ میر علی سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک بم پھٹنے کا حادثہ ہوا۔ بنوں سے ۳۴ میل دور احمد زئی کے کھنڈرات میں پولیس اور ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا تصادم ہوا۔ جس میں پولیس کی گولیوں سے ایک ڈاکو مجروح ہوا اور باقی بھاگ گئے۔ اسی جگہ سے پولیس کو ایک رائفل اور ۴۰ خالی کارتوس ملے اسی طرح کمیلا کے ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے۔ ایک مقام پر بنوں ریلوے سے لائن بھی کاٹ دی گئی۔

واشنگٹن ۲۵ مئی۔ جرمن امریکن گروپ نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں نازی پراپیگنڈا کرنا شروع کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے امریکہ میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ متعدد مقامات کے سرکاری افسروں نے حالات و کوائف سے متاثر ہوتے ہوئے جرمن امریکن گروہ کے اقدامات کے خلاف شدید احکام جاری کر دیئے ہیں۔

ہنکاؤ ۲۵ مئی۔ چینیوں کا بیان ہے کہ چنچاؤ پر جاپانی قبضہ کی اطلاع بالکل غلط ہے۔ برعکس اس کے چینیوں کی طرف سے زبردست جوابی حملے ہو رہے ہیں۔ البتہ اس امر کو تسلیم کیا جاتا ہے کہ چنچاؤ کی طرف جاپانیوں کی پیش قدمی جاری ہے۔

لنڈن ۲۵ مئی۔ کل دارالامراء میں برطانی وفد اور ہندوستانی غیر سرکاری مشیروں کی تجارتی گفت و شنید کی ناکامی کا ذکر کیا گیا اور ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ عنقریب آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کامرس ممبر حکومت ہند آ رہے ہیں۔ ایک سرکاری رکن نے کہا۔ کہ اگر ہندوستان برطانیہ سے مال خریدنا نہیں چاہتا تو ہمیں بھی ہندوستان کو بتا دینا چاہئیے کہ ہم ہندوستان کا سنگرڈہ خریدنے کے لئے تیار نہیں حکومت کی طرف سے جواب دیا گیا کہ جب تجارتی گفت و شنید کی تجدید ہوگی تو سنگرڈہ کے مسئلہ کو خاص اہمیت دی جائے گی۔

لکھنؤ ۲۵ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ممبروں کی تنخواہوں سے متعلقہ بل منظور ہونے کے بعد یوپی کونسل کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۵ مئی۔ گذشتہ چند ہفتوں کے دوران میں ایسٹ انڈین ریلوے پر چلنے والی گاڑیاں دہلی سے لیٹ ہو کر پہنچتی رہی ہیں۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ حادثہ بہیٹہ کے بعد بہت سی ٹرینوں کی رفتار کم کر دینے کی ہدایت حکام کی طرف سے جاری ہوئی ہے۔

بمبئی ۲۵ مئی۔ مسٹر بوس نے آج نمائندہ پریس سے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ میں قریباً دس سال کے بعد مسٹر جناح سے ملا ہوں انہوں نے تپاک اور گرمجوشی سے میرا خیر مقدم کیا اور ہمارے درمیان طویل گفت و شنید دوستی کی سپرٹ میں ہوتی رہی اس مرحلہ پر کچھ زیادہ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ لیکن میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں کبھی مایوس نہیں ہوتا اور میں گفت و شنید کے آخری نتیجہ کے متعلق پُر امید ہوں۔ مزید کہا کہ اب ہم مسلم لیگ کے جواب کا انتظار کر رہے ہیں اور ہمارے آئندہ اقدام کا انحصار اسی جواب پر ہے

امرتسر ۲۵ مئی۔ سونا ۳۶ روپے ۲ آنہ۔ چاندی پچاس روپے۔ پونڈ ۲۲ روپے ۸ آنے ۶ پائی۔

منافعہ پر روپیہ لگانے کا محفوظ اور نادر موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو تجارتی اغراض کے لئے کچھ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ جس میں منافعہ بفضل خدا یقینی ہے۔ اس لئے ان تمام دوستوں کو جو منافعہ پر روپیہ لگانے کے خواہشمند ہوں یا جن کا روپیہ بنکوں میں رکھا ہوا ہے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ صدر انجمن ان تمام رقوم کے لئے جو اس اعلان کے ماتحت بطور قرض دی جائینگی ایسی جائداد روپیہ دینے والے اصحاب کے نام رہن کرے گی۔ جس سے بصورت کرایہ یا لگان ان کو آٹھ فیصدی سالانہ کے قریب منافعہ ملتا رہیگا جائداد کا انتظام اور وصولی کرایہ یا لگان وغیرہ بھی بذمہ صدر انجمن رہیگا۔ اور اس بارے میں روپیہ لگانے والے اصحاب کو کوئی اور محنت یا روپیہ صرف کرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ کرایہ یا لگان ماہوار یا ششماہی جیسا کہ ان کو پسند ہو۔ صدر انجمن احمدیہ خود ان کو ادا کیا کرے گی۔ تمام روپیہ بغرض ادخال امانت ناظم جائداد بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان آنا چاہیئے۔ اور ترسیل زر کی اطلاع مجھے بھی دیدی جائے۔

(دستخط) مولا بخش ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی